کمیشن کے نام پر رشوت کی ایک صورت

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-579

تاریخ اجراء: 27ربیع الاخر6144ھ / 31اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک آدمی کسی فیکٹری میں مال یعنی کٹ پیس تیار کر کے دیتا ہے، وہاں کا مینجر اس کمپنی میں ملازمت پر ہے، مینجر اس شخص کو آرڈر لے کر دیتا ہے، اور اس نے مال دینے والے شخص سے یہ معاہدہ کیا ہے کہ جب بھی تمہیں اس فیکٹری سے آرڈر ملے گا، تو جتنا آرڈر ہو گا، اس میں ایک پیس کے پیسے اس کو دینے ہوں گے، اب جب بھی وہ مینجر اسے مال کا آرڈر دیتا ہے تو آرڈر تیار کر کے دینے والے شخص کو ایک پیس کے پیسے مینجر کو دینے ہوتے ہیں، کیا یہ رقم اس کے لیے مینجر کو دینا جائز ہے یا پھر یہ رشوت کے زمرے میں آئے گی؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں یہ معاہدہ خلافِ شرع ہے اور مینجر کا ہر آرڈر پر، آرڈر تیار کرنے والے شخص سے ایک پیس کی رقم لینا شرعاً ہر گز جائز نہیں ہے، شرعی اعتبار سے اس رقم کی حیثیت رشوت کی ہے، کیونکہ آرڈر تیار کرنے والا شخص محض اپنا کام نکلوانے کے لیے اُسے وہ رقم دے گا، تاکہ مینجر اُسے آرڈر دیتا رہے اور اپنا کام نکلوانے کے لیے کسی کو کچھ دینا رشوت کے زُمرے میں آتا ہے، اور رشوت کا لین دین، ناجائز و حرام اور باعث لعنت ہے۔ عام طور پر اس طرح رقم کے لین دین کو کمیشن کا نام بھی دیا جاتا ہے، حالانکہ یہاں آرڈر تیار کرنے والے سے ہر آرڈر پر ایک پیس کے پیسے لینے کی کوئی وجہ ہی نہیں، تو یہ کمیشن کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا، لہٰذا اس طرح رشوت کے لین دین کو کمیشن کا نام دینے سے رشوت حلال نہ ہو جائے گی، بلکہ وہ حرام ہی رہے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم **نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے،** چنانچہ جامع ترمذی کی حدیث مبارک ہے: ”عن عبد اللہ بن عمرو قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی“ ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔(سنن الترمذی، جلد3، صفحہ16، رقم الحدیث 1337، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

رشوت کی تعریف کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: "الرشوۃ مایعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم لہ او یحملہ ما یرید" ترجمہ: رشوت وہ رقم ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا حاکم کو اپنی چاہت پورا کرنے پر ابھارے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد8، کتاب القضاء، صفحہ42، دار المعرفہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ597، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

جب مینجر مال کے آرڈر کرنے وغیرہ کے کاموں پر کمپنی سے اجرت لیتا ہے، تو آرڈر تیار کرنے والے سے رقم کا مطالبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں، لہذا یہ رقم کسی طرح کمیشن نہیں ہو سکتی، جیسا کہ در مختار مع رد المحتار میں ہے: "(وأما الدلال فإن باع العین بنفسه بإذن ربها فأجرته علی البائع) ولیس له أخذ شيء من المشتري؛ لأنه هو العاقد حقیقة شرح الوهبانیة وظاهره أنه لا یعتبر العرف هنا؛ لأنه لا وجه له" ترجمہ: بہرحال بروکر تو اگر وہ کسی چیز کو مالک کی اجازت سے خود بیچے، تو اس کی اجرت بائع پر لازم ہوگی، اور اس کے لیے مشتری (خریدنے) والے سے کوئی چیز لینا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ وہ حقیقت میں عاقد ہے، شرح الوھبانیہ، اور ظاہر یہ ہے کہ یہاں عرف کا بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ خریدنے والے سے کوئی چیز لینے کی کوئی وجہ نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار، جلد7، صفحہ93، دار المعرفہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net